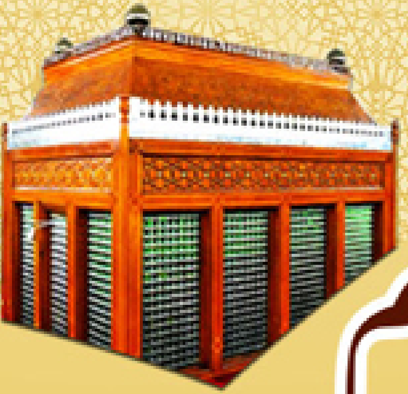

# فیضانِ امام اعظم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعْتِکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعْتِکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

## دُرود شریف کی فضلیت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر روزِ جُمعہ دُرود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع للسیوطی ج ۷ ص ۱۹۹ حدیث ۲۲۳۵۲، از ضیائے درود وسلام، ص ۱۱)

رُسُل مَلَک پہ دُرود ہو وہی جانے ان کے شمار کو
مگر ایک ایسا دِکھا تو دو جو شَفیعِ روزِ شُمار ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

**دو مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نِیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

## بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنزالایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز علاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

## بارگاہِ رسالت میں مقامِ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم :

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم اَبُو حنیفہ نُعمان بن ثابت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "میں ایک روز سفر کرتا ہوا، ملکِ شام میں مُؤَذِّنِ رَسُول حضرتِ سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے روضہ مُبارَک پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکۂ مُعظَّمَہ (زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْماً) میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی شیبہ کے دروازے پر مَوْجُود ہیں اور ایک عُمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فرطِ مَحَبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بڑھا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قُوّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِسْتِعْجاب (تعجب) کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطب کرکے فرمایا: "یہ ابُو حنیفہ ہیں اور تمہارے امام ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے مَعلُوم ہو گیا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اَوصاف شَریعت کے قائم رہنے والے اَحْکام کی طرح قائم و دائم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے اس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو مَحَبَّت ہے، اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں، اسی طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کرم سے حضرت سیّدنا امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خطا سے محفوظ ہیں۔

(کشف المحجوب، ص: ۱۰۱ ابتغیر قلیل)

www.dawateislami.net

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص:۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عَطا سے دِلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں، جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دِل میں پیدا ہونے والے سُوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یہ ابُو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔“ یہ تو خواب تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تو عَطائے خُداوندی سے اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں اِرشاد فرمائیں۔ چُنانچہ

## بینائی لوٹ آئی!

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُنَیسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا فرماتی ہیں: مجھے میرے والدِ مُحترم نے بتایا: میں بیمار ہوا تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میری عِیادت کے لئے تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا! تمہیں اس بیماری سے کوئی حَرَج نہیں ہوگا، لیکن تمہاری اُس وَقْت کیا حالت ہوگی جب تم میرے وِصال کے بعد طویل عُمر گُزار کر نابینا ہو جاؤ گے؟ یہ سُن کر میں نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں اس وَقْت حُصُولِ ثواب کی خاطر صَبْر کروں گا۔ فرمایا: اگر تم ایسا کرو گے تو بِغیر حِساب کے جنّت میں داخِل ہو جاؤ گے۔ چُنانچہ صاحِبِ شیریں مَقال، شَہَنشاہِ خُوش خِصال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہِری وِصال

www.dawateislami.net

کے بعد ان کی بینائی جاتی رہی، پھر ایک عرصہ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی بینائی لوٹا دی اور ان کا انتِقال ہو گیا۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ لِلْبَیْہَقِی ج ۶ ص ۴۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

## علمِ غیبِ ذاتی اور عطائی میں فرق!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس روایت کو سُن کر ہو سکتا ہے کہ شیطان کسی کے دل میں یہ وَسْوَسہ ڈالے کے غَیب کا علم تو صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کیسے غَیب کی خبر دیدی؟ تو عرض یہ ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃ ہے، اس کا علمِ غیب ذاتی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے ہے، جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کا علمِ غیب عَطائی بھی ہے اور ہمیشہ ہمیشہ سے بھی نہیں۔ انہیں جب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بتایا تب سے ہے اور جتنا بتایا اُتنا ہی ہے، اِس کے بتائے بغیر ایک ذرّہ کا بھی علم نہیں۔ اب رہا یہ کہ کس کو کتنا علمِ غیب مِلا، یہ دینے والا جانے اور لینے والا جانے۔ علمِ غیبِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پارہ 30 سُوْرَۃُ تَکْوِیر آیت نمبر 24 میں ارشاد ہوتا ہے:

| | |
|---|---|
| وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿۲۴﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴) | تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔ |

اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ خازن میں ہے: "مراد یہ ہے کہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس علمِ غَیب آتا ہے تو تم پر اس میں بُخل نہیں فرماتے، بلکہ تمہیں بتاتے ہیں۔" (تفسیر خازن ج ۴، ص ۳۵۷) اِس آیت و تفسیر سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لوگوں کو علمِ غیب بتاتے ہیں اور ظاہر ہے بتائے گا وُہی جو خُود بھی جانتا ہو۔

## سرکار کی نظر میں امامِ اعظم کا عِلمی مقام!

www.dawateislami.net

آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک غیب کی خبر دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: **لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ اُنَاسٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِس** ۔یعنی علم اگر ثُریّا پر مُعلَّق ہوتا تو اَوْلادِ فارس سے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی لے آتے۔(مسند احمد، ج۳ص:۱۵۴، حدیث:۷۹۵۵)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی اِرشاد فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (کی ذاتِ بابرکت) مراد ہے۔ اس میں اَصلاً شک نہیں ہے، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے زمانے میں اَہلِ فارس میں سے کوئی شَخْص علم میں اُن کے رُتبے کو نہ پہنچا، بلکہ ان کے شاگردوں کے (علمی) مرتبے تک بھی رَسائی نہ ہوئی اوراس میں سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کُھلا مُعْجِزہ (بھی) ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیب کی خبر دی، جو ہونے والا ہے بتادیا۔

(الخیرات الحسان، ص ۲۴)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ بات **اَظْھَرُ مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبْیَنُ مِنَ الْاَمْس** (یعنی سُورج سے زیادہ روشن اور روزِ گزشتہ سے زیادہ قابلِ یقین) ہوگئی کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عَطائے الٰہی سے علمِ غیب ہے، جبھی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی آمد سے پہلے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زبر دَسْت علمی قابلِیّت وصلاحیّت کی خبر دی۔ اب جیسا آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ویسا ہی ظُہور بھی ہوا۔ امامِ اَعْظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس دُنیا میں تشریف لائے اور چہار سُو آپ کی علمی شُہرت کے ڈَنکے بجنے لگے، ہر طرف علم کی روشنی پھیل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے نامِ نامی، اسمِ گرامی "نُعمان" کے لُغْوی معنٰی کو دیکھیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ واقعی اسمِ بامُسمّٰی نظر آتے ہیں۔ چُنانچہ شَیخُ الاسلام شہاب الدّین امام احمد ابنِ حجر ہیتمی مکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: عُلَماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا نام "نُعمان"

www.dawateislami.net

ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نام میں بھی ایک لَطیف بات مَوْجُود ہے۔ وہ یہ کہ نُعْمان کی اَصْل ایسا خُون ہے جس سے اِنْسانی جِسْم (کاڈھانچہ) قائِم ہو تا ہے۔ تو (اس طرح) سَیِّدُنا امامِ اَعْظَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو نُعمان کہنے کی وَجہ یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی فقہِ اسلامی کی بُنیاد ہیں۔

(الخیرات الحسان، ص ۳۱)

تمہارے آگے تمام عالَم، نہ کیوں کرے زانُوئے اَدَب خَم
کہ پیشوایانِ دین نے مانا، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
سراج تُو ہے بِغیر تیرے جو کوئی سمجھے حدیث و قرآں
پھرے بھٹکتا نہ پائے رستہ، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵،۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نام و نَسب کُنیت و لَقب:

آیئے! اب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُختصر تعارُف اور حَیاتِ مُبارکہ کے چند گوشوں کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان، والِدِ گرامی کا نام ثابِت اور کُنْیَت ابُو حنیفہ (اور لَقب امامِ اَعْظم ہے)۔ آپ 80ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عُمر پاکر (2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم) 150ھ میں وَفات پائی۔ (تاریخِ بغداد، ج ۱۳، ص:۳۳۱، نُزہَۃُ الْقاری ج ۱، ص:۲۱۹) اور آج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مزارِ فائضُ الْاَنْوار مَرجَعِ خَلائِق ہے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳، ص:۳۲۵) اَئِمَّہ اَربَعہ یعنی چاروں امام (امام ابُو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) بَرحق ہیں اور ان چاروں کے خُوش عقیدہ مُقَلِّدِین آپَس میں بھائی بھائی ہیں۔ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چاروں اماموں میں بُلند مرتبہ ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان چاروں میں صِرف آپ تابِعی ہیں۔ ”تابِعی“ اُس کو کہتے ہیں: "جس نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مُلاقات کی ہو اور ایمان پر اُس کا خاتمہ ہوا ہو۔" (نزھة

www.dawateislami.net

النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص ۱۱۳، ملخصاً) سیّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے مُختلف رِوایات کے تَحت چند صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مُلاقات کا شَرَف حاصل کیا ہے اور بعض صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے براہِ راست، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرْشادات بھی سُنے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص:۳۳)

ہے نام نعمان ابنِ ثابت، ابُو حنیفہ ہے ان کی کُنْیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## اَوْصافِ امامِ اعظم!

حضرت سَیِّدُنا ابُو نُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہیئت وحالت، چہرہ، لباس اور جُوتے اچھے ہوتے تھے اور اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۶) آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد دَرمیانہ تھا، تمام لوگوں سے زِیادہ اَحْسن اَنداز میں کلام فرماتے اور کثرت سے خُوشبو استعمال فرماتے، جب باہر تشریف لاتے تو اچھی خُوشبو سے پہچانے جاتے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص:۱۷، ملتقطاً)

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم دن بھر علمِ دین کی اِشاعت کے ساتھ ساتھ، قرآنِ پاک کی تِلاوت اور ساری رات عبادت ورِیاضت میں بَسر کرتے تھے۔ حضرتِ مِسْعَر بن کِدام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں: "میں امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجد میں حاضر ہوا، دیکھا کہ نمازِ فَجر اَدا کرنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو سارا دِن علمِ دِیْن پڑھاتے رہتے، اِس دَوران صِرف نمازوں کے وَقْفے ہوئے۔ بعد نمازِ عشاء آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے دولت سَرا (یعنی مَکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد سادہ لباس میں ملبوس خُوب عِطْر لگا کر فضائیں مہکاتے، اپنا

www.dawateislami.net

نُورانی چِہرہ چمکاتے ہوئے پھر آکر مسجِد کے کونے میں نوافِل میں مشغول ہوگئے، یہاں تک کہ صُبحِ صادِق ہوگئی، اب دَرِ دولت (یعنی مکانِ عالیشان) پر تشریف لے گئے اور لباس تبدیل کرکے واپَس آئے اور نمازِ فجر باجماعت اَدا کرنے کے بعد گُزشتہ کل کی طرح عِشاء تک سلسلۂ دَرس وتدریس جاری رہا۔ میں نے سوچا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَہُت تھک گئے ہوں گے، آج رات تو ضَرور آرام فرمائیں گے، مگر دوسری رات بھی وُہی معمول رہا۔ پھر تیسرا دن اور رات بھی اِسی طرح گُزرا۔ میں بے حد مُتاَثِّر ہوا اور میں نے فیصلہ کرلیا کہ عمر بھر ان کی خدمت میں رہوں گا۔ چُنانچِہ میں نے ان کی مسجِد ہی میں مُستقل قِیام اختیار کرلیا۔ میں نے اپنی مُدّتِ قِیام میں، امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کو دن میں کبھی بے روزہ اور رات کو کبھی عبادت و نوافِل سے غافِل نہیں دیکھا۔ البتّہ ظُہر سے قَبل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھوڑا سا آرام فرمالیا کرتے تھے۔ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق ج ۱ ص ۲۳۰ تا ۲۳۱ کوئٹہ) (اشکوں کی برسات، ص ۶)

جو بے مثال آپکا ہے تقوٰی، تو بے مثال آپکا ہے فتوٰی
ہیں علم و تقوٰی کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## امامِ اعظم کا اندازِ تجارت!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** امامِ اَعْظَم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَرس وتدریس اور عبادتِ رَبِّ ذُوالجلال کے ساتھ ساتھ حُصُولِ رزقِ حلال کے لئے تجارت کا پیشہ بھی اختیار فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تجارت میں بھی لوگوں سے بھلائی، خیر خواہی اور شَرعی اُصُولوں کی نہ صرف خُود پاسداری فرماتے، بلکہ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حضرت سیِّدُنا امامِ اَعْظَم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تجارت کرتے تھے اور انہیں مالِ تجارت بھیجا کرتے۔ ایک بار ان کے پاس کچھ سامان

www.dawateislami.net

بھیجتے ہوئے فرمایا: اے حَفْص! فُلاں کپڑے میں کچھ عیب ہے۔ جب تم اُسے فروخت کرو تو عَیب بیان کر دینا۔ حضرت سیِّدُنا حَفْص رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مالِ تجارت فروخت کر دیا اور بیچتے ہوئے عَیب بتانا بُھول گئے اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس کو بیچا ہے۔ جب امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عِلْم ہوا تو آپ نے تمام کپڑوں کی قیمت صَدَقہ کر دی۔

(تاریخ بغداد، باب مناقب ابی حنیفۃ، ۱۳/۳۵۶)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شریکِ تِجارت نے بُھولے سے عَیب دار چیز بیچ دی، تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی قیمت اپنے اِستعمال میں نہیں لائے بلکہ صَدَقہ فرمادی۔ مگر اَفْسوس! صَد اَفْسوس! ہمارے مُعاشَرے میں بُھولے سے نہیں بلکہ جان بُوجھ کر، جُھوٹی قسمیں کھا کر، عَیب چُھپا کر چیزیں فروخت کی جاتی ہیں۔ ہماری اَخْلاقی حالت تو اس قدر گِر چکی ہے کہ اگر ہمارا بچہ جُھوٹ بول کر یا دھوکہ دے کر کسی کو لُوٹنے میں کامیاب ہو جائے، تو ہم اُسے ایک شاندار کارنامہ سمجھتے ہیں، اس پر بچے کو شاباش دیتے ہیں، اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہیں اور دادِ تحسین دیتے ہوئے اس قسم کے جُملے کہتے ہیں کہ بیٹا اب تم بھی سیکھ گئے ہو، تمہیں کاروبار کرنا آ گیا ہے، تم سمجھدار ہو گئے ہو وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ایسے موقع پر تو ہمیں اپنے بچے کی مدنی تربیت کرنی چاہئے کہ بیٹا جُھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر کاروبار نہیں کرنا چاہئے، وَرنہ اس کے وَبال سے ہمارے کاروبار و مال میں زَوال آ جائے گا اور ہم تباہ و بَرباد ہو جائیں گے اور آخرت میں بھی ذلیل و رسوا ہو کر کہیں عذابِ الٰہی کے حقدار نہ ہو جائیں۔ دھوکہ دینے والے کو اس حدیثِ پاک پر بھی غور کرنا چاہیے کہ مُحْسِنِ کائنات، فَخْرِ مَوْجُوْدات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ** یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا، جب تک اپنے بھائی کے لئے وہ چیز

www.dawateislami.net

پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔[1] تو بھلا وہ کون شخص ہو گا جو اپنے لئے یہ پسند کرے گا کہ مجھے مِلاوَٹ والا مال ملے، مجھے دھوکہ دے کر یا جُھوٹ بول کر مال دیا جائے، مجھ سے سُود لیا جائے، مجھ سے رِشْوت لی جائے، میرے بَھولے پَن کا فائدہ اُٹھا کر میری جیب خالی کر دی جائے؟ یقیناً کوئی شخص اپنے لئے یہ باتیں پسند نہیں کرے گا، تو پھر اپنے مُسلمان بھائیوں کے لئے ایسا کیوں سوچا جاتا ہے ۔ ۔ ۔ ؟

## جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں!

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم غلّے کے ایک ڈھیر پر گزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُنگلیوں نے اس میں تری پائی تو فرمایا: "اے غلّے والے یہ کیا؟" عرض کی: "یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اس پر بارِش پڑ گئی۔" فرمایا: "تو گیلے غلّے کو تُو نے ڈھیر کے اُوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غش فلیس منا، الحدیث ۱۰۲، ص ۶۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس (حدیثِ پاک) سے مَعْلُوم ہوا کہ تِجارتی چیز میں عَیب پیدا کرنا بھی جُرم ہے اور قُدْرَتی پیدا شُدہ عَیب کو چُھپانا بھی جُرم۔ دیکھو (نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے) بارِش سے بھیگے غلّے کو چُھپانا مِلاوَٹ ہی میں داخِل فرمایا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج ۴، ص ۲۷۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شَرعی اُصُولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے، کاروبار میں جُھوٹ بولنے اور دھوکہ دہی کی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

[1] ... بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

www.dawateislami.net

| | | |
|---|---|---|
| اے مِلاوٹ کرنے والے مان جا | | خَوف کر بھائی عذابِ نار کا |
| دھوکہ بازی میں نُحُوست ہے بڑی | | نیز دوزخ میں سَزا ہوگی کڑی |

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## امامِ اعظم کا تقوی و پرہیز گاری!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مُسلمانوں کو دھوکہ دینا بہت ہی بُری عادت ہے۔یادر کھئے! اگر ہم نے جھوٹی قسمیں کھا کر عَیب دار چیز بتائے بغیر بیچی تو ہم نے خریدار کی حق تَلَفی کی، جس کا بدلہ روزِ قیامت ہمیں دینا ہوگا۔لہٰذا محشر کی رُسوائی سے بچنے کیلئے بندوں کے جو حُقُوق ہم پر آتے ہیں، ان کی اَدائیگی میں تاخیر نہ کی جائے اور ماضی میں جن کے حُقُوق تَلَف کیے، ان سے بھی فوراً مُعافی مانگ لیجئے اور آئندہ اس مُعاملے میں حد دَرَجہ اِحتیاط سے کام لیجئے ،اس معاملے میں بالخُصُوص اپنی زبان کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے۔کیونکہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جو زِیادہ گُناہ کرواتی ہے، یہ زبان کسی کو تَلْخ جُملے بُلوا کر، یا کسی کی غیبت میں مُبتلا کروا کر قیامت میں ہمیں رُسوا کرواسکتی ہے۔یہی وَجہ ہے کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اپنی زَبان کی حِفَاظَت فرماتے تھے اور بہت ہی کم گُفتگو فرماتے۔ حضْرت شریک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: حَضْرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اَکْثر خاموش رہنے والے ،اِنْتہائی ذَہین اور بہت بڑے فقیہ ہونے کے باوُجُود لوگوں سے بَحْث ومُباحَثہ سے بچنے والے تھے۔(الخیرات الحسان، ص۵۶) حضرت ابنِ مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ حَضْرتِ سَیِّدُنا سُفْیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں عرض کی: امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غیبت سے اتنے دُور رہتے ہیں کہ میں نے کبھی ان کو دُشْمن کی غیبت کرتے ہوئے بھی نہیں سُنا۔تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: "اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ اس مُعاملے میں بہت سمجھ دار ہیں کہ کسی ایسی چیز کو اپنی نیکیوں پر مُسلَّط کریں جو انہیں (دوسرے کے نامۂ اَعمال میں) مُنتقل کردے۔

www.dawateislami.net

(اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص: ۴۲)

حضرتِ ضُمَیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس بات میں لوگوں کا کوئی اِختلاف نہیں کہ سَیِّدُنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سچ بولنے والے تھے، کبھی کسی کا تذکرہ بُرائی سے نہ کرتے۔ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا گیا کہ لوگ تو آپ کے بارے میں بد کلامی کرتے ہیں، لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی کو کچھ نہیں کہتے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: (لوگوں کی یاوہ گوئی پر میرا صبر کرنا) یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہے، وہ جسے چاہتا ہے عَطا فرماتا ہے۔

حَضْرتِ بُکَیْر بن مَعْرُوف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُوْر فرماتے ہیں کہ میں نے اُمَّتِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حَضْرتِ امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ حُسْنِ اَخْلاق والا کسی کو نہیں دیکھا۔

(الخیرات الحسان، ص ۵۶)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جاہنسی کی خَصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۴)

## کثرتِ کلام کی تباہ کاریاں!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ ہمارے امامِ اَعْظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ زَبان کی آفات سے بچنے کے لیے اَکْثر خاموشی اختیار فرماتے اور بِلا ضَرورت بولنے سے پرہیز فرماتے۔ یقیناً زِیادہ بولنا اور بے سوچے سمجھے بول پڑنا، بے حد خطرناک نَتائج کا حامل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہمیشہ ہمیشہ کی ناراضی کا باعِث بن سکتا ہے۔ یقیناً زبان کا قُفْلِ مدینہ لگانے یعنی اپنے آپ کو غیر ضَروری باتوں سے بچانے ہی میں عافیّت ہے۔ خاموشی کی عادت ڈالنے کیلئے کچھ نہ کچھ گُفتگو لکھ کر یا اِشارے سے کر لینا بے حد مُفید ہے کیونکہ جو زِیادہ بولتا ہے عُمُوماً خطائیں بھی زِیادہ کرتا ہے، راز بھی فاش کر ڈالتا ہے۔

www.dawateislami.net

غیبت و چُغلی اور عَیب جُوئی جیسے گُناہوں سے بچنا بھی ایسے شخص کیلئے بَہُت دُشوار ہوتا ہے بلکہ بَک بَک کا عادی بعض اَوقات مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ کُفْرِیات بھی بَک ڈالتا ہے۔ اللہُ رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں زَبان کا قُفلِ مدینہ نصیب کرے۔ آج کل اچّھی صحبتیں کمیاب ہیں۔ کئی ''اچّھے نظر'' آنے والے بھی بد قسمتی سے بھلائی کی باتیں بتانے کے بجائے فُضُول باتیں سُنانے میں مَشْغُول نظر آتے ہیں۔ کاش! ہم صِرف رَبِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ ہی کی خاطر لوگوں سے ملاقات کریں اور ہمارا ملنا ملانا صِرف ضَرورت کی حد تک ہو۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے:" آدمی کے اِسلام کی اَچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے۔" (مُوطّا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۳ حدیث ۱۷۱۸) صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علامہ مَوْلانا مُفْتی محمد اَمجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ حدیثِ پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو چیز کار آمد نہ ہو اُس میں نہ پڑے، زَبان و دل و جوارِح (یعنی اَعضا) کو بے کار باتوں کی طرف مُتوَجِّہ نہ کرے۔ (بہارِ شریعت، ج۳، ص ۵۲۰)

| | | |
|---|---|---|
| یارَبّ نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! | | اللہ زباں کا ہو عَطا قُفلِ مدینہ |
| بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے | | اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ |

(وسائلِ بخشش، ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بصیرتِ امامِ اعظم!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف ''نیکی کی دعوت'' صفحہ نمبر 396 پر ہے: حضرتِ علّامہ عبدُالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامِع مسجِد کُوفہ کے وُضو خانے میں تشریف لے گئے تو ایک نوجوان کو وُضو بناتے

www.dawateislami.net

ہوئے دیکھا، اُس سے وُضو (میں اِستعمال شُدہ پانی) کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: اے بیٹے! ماں باپ کی نافرمانی سے توبہ کرلے۔ اُس نے فورًا عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو (میں اِستعمال ہونے والے پانی) کے قطرے ٹپکتے دیکھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس شَخْص سے اِرْشاد فرمایا: ''اے میرے بھائی! تُو بدکاری سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' ایک اور شَخْص کے وُضو کے قَطرات ٹپکتے دیکھے تو اسے فرمایا: ''شَراب نَوشی اور گانے باجے سُننے سے توبہ کرلے۔'' اُس نے عرض کی: ''میں نے توبہ کی۔'' سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کَشْف کے باعِث چُونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہِر ہو جاتے تھے، لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے خَتم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قَبول فرمالی جس سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو وُضو کرنے والوں کے گُناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔

(المِیزانُ الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰، از نیکی کی دعوت، ص ۳۹۶)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!          صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! کروڑوں حَنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چشمِ وِلایت کہ لوگوں کی وُضو کے ذَرِیعے جھڑنے والی مَعصِیت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظیم کَرامت تھی، تاہم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلع ہونا گوارا نہ ہوا، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس وَصْف کے ختم ہو جانے کی دُعا کی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمالی۔

یہاں وہ لوگ عبرت حاصِل کریں جو کہ امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم کی مَحبّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے ترچھے سُوالات (CROSS QUESTIONS) کر کے لوگوں کے عَیبوں کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! بِلا مَصلَحتِ شَرعی اِرادۃً کسی مُسلمان کا عَیب مَعلُوم کرنا گُناہ و حرام

اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات آیت نمبر 12 میں صاف وارِد ہے:

**وَلَا تَجَسَّسُوْا** تَرجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

اور اگر اُس عَیب کو دوسرے پر اِس طرح ظاہِر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فُلاں کا عَیب ہے تو یہ ایک اور گُناہ ہوا، اگر وہ عَیب کسی عالِمِ دِین کا تھا اور اُس کو ظاہِر کیا تو گُناہ میں اور بھی بڑھوتری ہو گی۔ چُنانچہ حُجَّۃُ الْاِسلام حَضْرتِ سیِّدُنا امام ابُوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کیمیائے سَعادت میں فرماتے ہیں: عالِم کی غلطی بیان کرنا دو وَجہ سے حَرام ہے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ غیبت ہے۔ دوسرے اِس لیے کہ لوگوں میں جُرأَت (جُر۔اَت) پیدا ہو گی اور وہ اِسے دَلیل بنا کر اُس کی پَیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غَلَطیاں کریں گے) اور شیطان بھی اس (غلطیوں میں پیروی کرنے والے) کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہو گا اور (گُناہوں پر دِلیر بنانے کیلئے) اس سے کہے گا کہ تُو (بھی یُوں اور یُوں کر کہ) فُلاں عالِم سے بڑھ کر پرہیز گار تو نہیں ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۴۱۰) جتنے زِیادہ لوگوں کو اُس خَطا پر مُطَّلع کرے گا، گُناہوں میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مُسلمان کو چاہیئے کہ اَوَّل تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے، اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سُننے سے خُود کو بچائے۔ بِالفرض کسی طرح کسی کا عَیب نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دَبا دے۔ بِلا مَصلَحتِ شَرعی ہر گز کسی پر ظاہِر نہ کرے۔

## عیب پوشی کے مُتَعَلِّق 3 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَیب پوشی کے حوالے سے 3 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنئے:

(1) جس نے مومن کی پردہ پوشی کی گویا کہ اس نے زِندہ دَرگور کی گئی بچی کو زِندہ کر دیا۔

(المعجم الاوسط، رقم ۸۱۳۳، ج ۶، ص ۹۷)

(2) جو کسی مُسلمان کی تکلیف دُور کرے، اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے، تو خُدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اس

www.dawateislami.net

کی عیب پوشی فرمائے(مُسلِم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴)

(3)جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پَردہ پوشی کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ (مُسندعَبْدبن حُمَیْدص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵،از نیکی کی دعوت،ص ۳۹۶)

| | | |
|---|---|---|
| مِری زبان پہ "قفلِ مدینہ" لگ جائے | | فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سَدا یاربّ! |
| کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور | | سُنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکِرہ یاربّ! |

(وسائلِ بخشش،ص ۸۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## صفائی ستھرائی اپنایئے!

حَضرتِ سیِّدُنا قَیس بن ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حَضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کمائی سے مالِ تجارت جمع کرتے، پھر اس سے کپڑے خرید کر مَشائخ، مُحدِّثین اور حاجت مَندوں کو پیش کرتے اور (حاجت مَندوں سے) فرماتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمدو ثنا کرو کہ اُسی نے تمہیں یہ عَطا فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اپنے مال میں سے کچھ بھی نہیں دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمَت میں کوئی شَخص حاضر ہوتا تو اس کے مُتَعلِّق دریافت کرتے، اگر وہ مُحتاج ہوتا تو اُسے کچھ عَطا فرماتے۔ چُنانچہ، ایک شَخص آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا، اس کے کپڑے بوسیدہ تھے، جب لوگ چلے گئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے بیٹھنے کا حکم دیا، جب وہ تنہا رہ گیا تو اِرْشاد فرمایا: "اس مُصلّے کو اُٹھاؤ اور جو اس کے نیچے ہے لے لو۔" اس نے مُصلّٰی اُٹھایا تو اس کے نیچے ایک ہزار دِرْہَم تھے، آپ نے فرمایا: یہ دِرْہم لے کر اپنی حالت اچھی کرلو۔ تو اس نے عرض کی: "حُضُور! میں تو خُوشحال ہوں، نعمتوں میں ہوں اور مجھے اس کی ضَرورت نہیں ہے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: "کیا تمہیں یہ حدیث نہیں پہنچی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اَثر بندے پر

www.dawateislami.net

دیکھے۔" (سنن الترمذی"، کتاب الأدب، ج۴، ص۳۷۴،۱۳، حدیث:۲۸۲۸) تجھے اپنی حالت بدلنی چاہیے تاکہ تیرا دوست تیری حالت سے غمگین نہ ہو۔" (تاریخ بغداد، الرقم ۷۲۹۷، ج ۱۳، ۳۵۸)

## سُتھرے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حکایت سے جہاں یہ مَعْلُوم ہوا کہ مُسلمان غُرَباء ومساکین کی مدد کرنی چاہیے، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیں صَفائی سُتھرائی کا بھی اِہتِمام رکھنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دینِ اسلام نے جہاں اِنسان کو شِرک کی نَجاستوں سے پاک کر کے اِیمان کی دولت سے عزّت و رِفْعَت عَطا فرمائی، وہیں ظاہری طَہارت، صَفائی سُتھرائی اور پاکیزگی کی اَعلیٰ تعلیمات کے ذَریعے اِنسانیّت کا وَقار بُلند رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔ بدن کی پاکیزگی ہو یا لِباس کی سُتھرائی، ظاہری ہیئت کی عُمدگی ہو یا طور طریقے کی اَچھائی، مَکان اور سازوسامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی، اَلْغَرَض ہر ہر چیز کو صاف سُتھرا اور جاذبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے، چنانچہ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 222 میں اِرشاد ہوتا ہے:

| | |
|---|---|
| اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ | تَرجَمۂ کنز الایمان: بیشک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے سُتھروں کو۔ |

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں، سرورِ عالَم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: "بے شک اسلام صاف سُتھرا (دِین) ہے تو تُم بھی نَظافت حاصِل کیا کرو، کیونکہ جنّت میں صاف سُتھرا رہنے والا ہی داخِل ہوگا۔ (کنز العمال، حرف الطا، کتاب الطہارہ، قسم الاقوال، الباب الاول فی فضل الطہارہ مطلقاً، ۱۲۳/۵، الحدیث: ۲۵۹۹۶، الجزء التاسع)

حضرتِ سہل بن حَنْظَلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے

www.dawateislami.net

ارشاد فرمایا: ”جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف سُتھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف سُتھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تُمہاری عزّت کریں۔“

(جامع صغیر، حرف الھمزہ، ص ۲۲، الحدیث: ۲۵۷)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارا پیارا دین ہمیں باطنی صَفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری سُتھرائی کا بھی کیسا پیارا دَرْس دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے لباس ،بدن، عمامہ، چادر، جُوتے، گاڑی، گھر، گلی محلّے اور بازار وغیرہ کی صفائی کا اِہتمام کریں، بالخُصُوص مسجد کی تعظیم کی نِیَّت سے آنے سے پہلے غُسل یا اچھی طرح وُضو کرکے، اچھی خُوشبو لگا کر، صاف سُتھرا لباس پہن کر آئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عبادت میں خُشوع وخُضوع حاصل ہوگا۔

| | | |
|---|---|---|
| کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل کو مرے کر صاف | | اللہ مدینہ مرے سینے کو بنا دے |
| اَخلاق ہوں اچھے مرا کردار ہو سُتھرا | | محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے |

(وسائلِ بخشش، ص: ۱۱۸، ۱۱۷)

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## محرومانِ شبِ براءت!

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اَسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے واقعات بَیان کرنے کا ایک مَقْصَد یہ بھی ہوتا ہے کہ ہم ان کے حالاتِ زِندگی سُنیں اور اپنی زِندگیوں کو ان کی حَیاتِ مُبارَکہ کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے تمام گُناہوں سے سچی تَوبہ کرکے اَسلاف کی سیرت و کردار بالخُصُوص حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خُوب خُوب بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ ہماری خُوش قسمتی کہ شَعْبَانُ

الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینہ اپنی برکتیں لُٹارہا ہے اور یہی وہ مُبارَک مہینہ ہے کہ جس میں شبِ براءَت (یعنی چھٹکارا پانے والی عظیم رات) بھی آتی ہے۔ یاد رکھئے! شبِ بَراءَت بے حد اَہم رات ہے، کسی صُورت بھی اسے غَفلَت میں نہ گُزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھَماچھَم برسات ہوتی ہے۔ اِس مُبارَک شب میں اللہ تَبارَکَ وَتعالیٰ "بَنی کَلْب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ لوگوں کو جہنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلہ بنی کلب" قبائلِ عَرَب میں سب سے زِیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جو اِس شبِ بَراءَت یعنی چُھٹکارا پانے کی رات بھی نہیں بخشے جاتے۔

حَضرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی "فَضائِلُ الْاَوقات" میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (1) شَراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کرنے والا (4) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج ۱ ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ) لہٰذا تمام مُسلمانوں کو چاہیے کہ بَیان کردہ گُناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالخُصُوص اُس گناہ سے اور بالعُمُوم ہر گُناہ سے شبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سچّی تَوبہ کرلیں اور اگر بندوں کی حق تلفیاں کی ہیں تو تَوبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی کی ترکیب فرمالیں۔

(آقا کا مہینہ، ص ۱۱، بتغیر)

گنہ کے دَلدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک پھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اَعْظم ابُوحنیفہ!

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کا خُلاصہ:

www.dawateislami.net

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج ہم نے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اَعْظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی سیرتِ مُبارَکہ کے مُتَعَلِّق بَیان سُنا۔ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ایسی جَلِیْلُ الْقَدْر شخصیَّت تھیں کہ آپ نے ساری زِندگی پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں کی خِدمت میں گُزاردی، ساری رات عِبادت وتِلاوت میں بَسر ہوتی، خُوب خُوب صَدَقہ وخَیْرات فرماتے اور ضَرورت کے وَقْت گُفتگو فرماتے۔ ہمیں بھی فالتو باتوں سے بچتے ہوئے نَرمی اور حُسنِ اَخْلاق سے پیش آنا چاہیے۔ اورآپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے عِلْمِ دِیْن کی اِشاعت اور اِحیائے سُنَّت کی خِدْمت کیلئے خُوب خُوب کوشش کرنی چاہیے۔

## مَدَنی تربِیَّت گاہوں کا تعارُف:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کم و بیش 97 شُعبوں میں مدنی کام کررہی ہے، ان میں سے ایک شُعْبہ "مدنی تربیّت گاہ" بھی ہے۔ جس میں عاشقانِ رَسول مختلف مُلکوں، شہروں اور قَصبوں سے آنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی تربیت فرماتے ہیں۔ پھر یہ اسلامی بھائی علمِ دین سیکھ کر اور سُنّتوں کی تربیت پاکر اپنے علاقوں میں جاکر "نیکی کی دعوت" کے مدنی پُھول مہکاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی وَقتاً فوقتاً سُنّتوں کی تربیت حاصل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مَدَنی تَربِیَّت گاہوں پر حاضر ہونا چاہیے اور جو سیکھیں اسے دوسروں تک بھی پہنچانے کی سَعادَت پانی چاہیے۔ نیز جو اسلامی بھائی یکمشت زیادہ دِنوں کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل نہیں کرپاتے، اِن پر انفرادی کوشش کرکے انہیں بھی وقتاً فوقتاً کچھ وقت کے لیے مدنی تربیت گاہوں میں بھیجتے رہیں، اس کی برکت سے بھی کئی عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے عملی طور پر وابستہ ہوکر مدنی کاموں کی دُھومیں مچانے والے بنیں گے۔

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرْشاد فرمایا: "میں نے اپنے عِلْم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی بُخل نہیں کیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے سے کبھی نہیں رُکا۔"

(الدرالمختار، المقدمة، ج ۱، ص ۱۲۰ - ۱۲۷)

## امامِ اعظم کی وصیّتیں:

حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حکمت بھری نصیحتوں سے مدنی پھول حاصل کرنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ 46 صفحات پر مُشتمل رِسالہ "امامِ اَعْظم کی وصیّتیں" ہدیۃً حاصل فرما کر مُطالَعہ کر لیجئے۔ امامِ اَعْظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وَقتاً فوقتاً اپنے شاگردوں کو جو اِنْتہائی مُفید نصیحتیں فرمائیں وہ مختلف کُتُب میں بکھری ہوئی تھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ نے اَنْتھک کوششوں سے ان نصیحتوں کو یکجا کر کے ان کا اُردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ رسالہ ایسی نصیحتوں پر مشتمل ہے جو انسان کی ظاہری و باطنی دُرُستی کے لئے اِنْتہائی مُفید ہے۔ اس میں اِصلاح کے بے شُمار مدنی پُھول مَوجُود ہیں۔ مثلاً اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، عوام وخواص کی امانتیں اَدا کرنا، انہیں نصیحت کرنا، زِیادہ ہنسنے سے بچنا، تلاوتِ قرآنِ پاک کی پابندی کرنا اور اپنے پڑوسی کی پردہ پوشی کرنا وغیرہ۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس رسالے کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ بھی کیا جا سکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مَدَنی کاموں میں حصّہ لیجئے:

www.dawateislami.net

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بُزرگانِ دین کی سیرتِ مُبارَکہ پر عمل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ان 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام روزانہ "صدائے مدینہ لگانا" بھی ہے۔دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مُسلمانوں کو نمازِ فَجر کیلئے اُٹھانے کو صدائے مدینہ لگانا کہتے ہیں۔ آج کے اس پُر فِتن دَور میں مُسلمان دِین سے دُور ہوتے جارہے ہیں۔ سُنّتیں اور نوافل پڑھنا تو دُور کی بات، اَکثَرِیَّت فرض نمازیں تک قَضا کر دیتی ہے۔ مَساجد ویران ہوتی جارہی ہیں، مسجد کی آبادکاری کیلئے کوشش کرنا یقیناً سَعادَت کی بات ہے۔مَنقُول ہے کہ اَمِیْرُالمؤمنین حَضرتِ سیّدُنا عُمرِ فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا یہ معمول تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ لوگوں کو نماز کے لیے بیدار کرتے، جب نمازِ فجر کے لیے تَشرِیف لاتے تو راستے میں لوگوں کو نماز کے لیے جگاتے ہوئے آتے، نیز اذانِ فجر کے فوراً بعد اگر مسجد میں کوئی سویا ہوتا تو اسے بھی جگاتے۔ (طبقات کبریٰ، ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳)اور جو کوئی نمازِ فجر میں غیر حاضِر ہوتا تو اس کے بارے میں مَعْلُومات حاصل کرتے۔

چُنانچہ ایک بار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے صُبح کی نماز میں حضرتِ سیّدُنا سُلیمان بن ابی حَثْمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کو نہیں دیکھا۔بازار تشریف لے گئے، راستے میں سیّدُنا سُلیمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ کا گھر تھا، اُن کی والدہ حضرتِ سیّدَتُنا شِفا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُبح کی نماز میں، میں نے سُلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے، پھر نیند آ گئی، سیّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: صُبح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اِس سے بہتر ہے کہ رات میں قِیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں)

(موطا امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰، از نیکی کی دعوت، ص ۴۷۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! سیّدُنا عُمَر فاروقِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ صدائے

www.dawateislami.net

مدینہ بھی لگاتے اور نماز میں غیر حاضِر اَفراد کی گھر جا کر خَیْر خبر لیتے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ صَدائے مدینہ لگانے کے ساتھ ساتھ نمازوں کے اَوْقات میں یہ بھی نوٹ کیا کریں کہ ہمارے محلّے کے اسلامی بھائیوں میں سے کون جماعَت سے نَماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نَمازی کسی نَماز میں غَیْر حاضِر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کر کے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عِیادت کریں اور سُستی کی وَجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت دیں۔ تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہیے۔ (از نیکی کی دعوت، ص۷۹، ملخصاً) اگر ہماری انفرادی کوشش سے ایک اسلامی بھائی بھی نماز کا عادی بن گیا تو یقیناً نیکی کی دعوت کا ثواب ملنے کے ساتھ ساتھ ہمارے لئے صَدَقۂ جاریہ بھی بن جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نَمازوں کی عادت بنانے، سُنّتیں اَپنانے، عاشقانِ رَسُول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دَم وابَستہ رہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُعاشرے کے بگڑے ہوئے کئی اَفْراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے راہِ راسْت پر آتے ہیں اور راہِ خدا میں سفر کی خُوب خُوب بر کتیں پاتے ہیں۔ اس ضِمن میں ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے:

مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈِرامے دیکھنا میرا مَشْغلہ تھا، مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ”T.V. کی تباہ کاریاں“ سُننے کا شَرَف حاصِل ہوا، جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلک ہو گیا۔ (کچھ عرصے بعد) مجھے ایک بیماری لاحق ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مَشْوَرہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مُبلِّغ کی اِنْفِرادی کوشِش کے نتیجے میں زِنْدَگی میں پہلی بار عاشِقانِ رَسُول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں کی تربِیّت کے 3 دن کے مَدَنی قافِلے کا مُسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ

www.dawateislami.net

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بِغیر آپریشن کے میرا مَرَض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ جَمْع کرواتا ہوں اور مُسلمانوں کو نَمازِ فَجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صَدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسر     تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر

اچّھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر     کاش! کر لے اگر قافِلے میں سفر

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!     صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فَضِیلت اور چند سُنَّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکَاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵، حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا

جنَّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

## بات چیت کرنے کے اہم مدنی پھول:

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے بات چیت کے حوالے سے چند اہم مدنی پھول سنتے ہیں: ❀ مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ ❀ مسلمانوں کی دلجوئی کی نیّت سے چھوٹوں کے ساتھ مُشْفِقانہ اور بڑوں کے ساتھ مُؤَدَّبانہ لہجہ رکھئے۔ ❀ چلّا چلّا کر بات کرنے سے حد درجہ احتیاط کیجئے۔ ❀ چاہے ایک دن کا

بچّہ ہوا چّھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اُس سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنایئے۔ آپ کے اخلاق بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمدہ ہوں گے اور بچّہ بھی آداب سیکھے گا۔ ❀ بات چیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا میل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ ❀ جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنئے، بات کاٹنے سے بچئے نیز دورانِ گفتگو قہقہہ لگانے سے بچئے کہ قہقہہ لگانا سنت سے ثابت نہیں۔ بات کرتے وقت ہمیشہ یاد رکھئے کہ زیادہ باتیں کرنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے۔ ❀ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے ظرف اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے۔ ❀ بدزبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے اجتناب کرتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے (فتاوٰی رضویہ، ج ۲۱، ص ۱۲۷) اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنّت حرام ہے۔ حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی (بے حیائی کی بات) سے کام لیتا ہے۔ (کتاب الصَّمْت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، ج ۷ ص ۲۰۴ رقم ۳۲۵ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب "بہارِ شریعت حصّہ 16" اور "سنّتیں اور آداب" ھدِیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی محمَّد**

## دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 7 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

## (2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ۶۵)

## (3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

## (4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

## جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

## (5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص۱۴۹)

## (6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ**

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۱۲۵)

## (7) دُرُودِ شَفَاعت

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ**

**شافِعِ اُمَم** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

www.dawateislami.net